hassanhansi@hotmail.com

مواخذہ سے متحدہ تک

سیاسی، اقتصادی، سماجی، طبقاتی، فکری، عدالتی اور علاقائی افراتفری اور اتھل پتھل تو تھی ہی کہ اب موسمی دہشت گردی بھی شروع ہوگئی ہے۔ وسط جون میں ہی جولائی اگست کا آغاز ہے..... ''ہاڑ'' میں ہی ساون بھادوں کا سماں ہے اور یہ کوئی اچھا شگون نہیں لیکن یہاں اور کیا کچھ اچھا اور بروقت ہے جو موسم بھی بروقت ہوں۔

وقتی حوالوں سے دیکھا جائے تو بنیادی طور پر اس وقت سوہنی دھرتی کو دو مسائل کا سامنا ہے۔

سکڑتی ہوئی معیشت

پھیلتی ہوئی دہشت گردی

اور یہ دونوں مسئلے ہی اس وقت تک حل نہیں ہو سکتے جب تک سارے بڑے سر جوڑ کر بیک وقت شارٹ ٹرم اور لانگ ٹرم منصوبوں پر کام نہیں کرتے لیکن ان کے تو صرف مسئلے ہی دو ہیں۔

مواخذہ اور متحدہ

مواخذہ کے بارے میں تو خود صدر پرویز مشرف نے تفصیلاً بیان کر دیا ہے کہ '' آئین میں اس کا طریقہ کار موجود ہے، جو کرنا چاہے کر گزرے اور جہاں تک تعلق ہے اختیارات میں کانٹ چھانٹ کا تو یہ بھی کر لیں جس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے فضل الٰہی چودھری اور رفیق تارڑ قسم کا صدر بن کے رہنا قبول ہے یا نہیں؟'' اس کے بعد بیان بازیوں کا کوئی جواز ہی باقی نہیں بچتا۔ موخذاے کا جال بنتے رہو لیکن ملک کے اصل مسائل پر توفوکس کرو۔ دو اور پہلو بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ موجودہ صدر سابق فوجی آمروں سے واقعی مختلف ہے اور فرق اتنا ہی ہے جتنا پھانسی اور جلاوطنی میں ہوتا ہے۔ کہاں ضیاء الحق کی آمریت کو اقبال کی شاعری بھی سنسر سے محفوظ نہ تھی اور کہاں صدر پرویز مشرف کے یہ بیسیوں چینلز جو خود ان کے لئے پورس کے ہاتھی ثابت ہوئے، پھر یہ بھی کیا تکڑم ہے کہ صدر تو غیر آئینی لیکن اس کا الیکشن اور اس کے نتیجہ میں جنم لینے والی اسمبلیاں آئینی ہیں۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھو، سچ یہ ہے کہ جب تک یہ صدر موجود ہے..... سمجھو اک ''بفر'' موجود ہے جس کے بعد سانپ اور نیولے کی براہ راست لڑائی کو کسی مائی کا کوئی لعل نہیں روک سکتا اور تف ہے ان پر جو شریک جرم تو رہے لیکن آج ڈھٹائی کے ساتھ انگلیاں بھی اٹھا رہے ہیں، حالانکہ موخذاہ ہو تو اب سب کا محاصرہ اور محاسبہ بھی ضروری ہوگا۔

رہ گئی متحدہ..... تو جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی سنی سنائی باتوں پر نہ صرف یقین کر لے بلکہ آگے پھیلانا شروع کر دے۔ متحدہ پر لگائے جانے والے کسی الزام کا میں تو عینی شاہد نہیں ہوں نہ ایسی کوئی بات اپنے ان بے شمار عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں سے سنی ہے جو کراچی میں رہتے ہیں لیکن میں متحدہ کے مندرجہ ذیل چند جرائم کا عینی شاہد ضرور ہوں اور یہ کوئی معمولی جرائم نہیں بلکہ اس ملک کی تاریخ کے بھیانک ترین جرائم ہیں۔

اول یہ کہ متحدہ کی ٹاپ لیڈر شپ نے کبھی کسی سرکاری عہدہ یا منصب میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

دوم یہ کہ متحدہ قومی موومنٹ نے کبھی کسی سرمایہ دار جاگیر دار کو لانچ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ محروم اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو اسمبلیوں اور سینٹ تک پہنچایا اور مگرمچھوں کے ساتھ لا کھڑا کیا..... اس سے بڑا گناہ کیا ہو سکتا ہے؟

متحدہ کی اول، دوم، سوم لیڈر شپ میں سے کبھی کسی نے اپنے بیٹے، بیٹی، بھائی، بھتیجے، بھانجے، داماد، سالے، بہنوئی، بہن، سسر وغیرہ کو ٹکٹ نہیں دیئے۔

آج جبکہ جاگیرداری کے خاتمہ کا نعرہ آؤٹ ڈیٹڈ سمجھا جاتا ہے تو متحدہ واحد جماعت ہے جو جاگیرداری کی لعنت پر فوکس کئے ہوئے ہے۔ ابھی چند روز قبل آل پاکستان متحدہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے 30 ویں یوم تاسیس پر قائد تحریک نے کہا..... '' ملک میں صحیح جمہوریت اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک کرپٹ فیوڈو ڈیموکریسی کا خاتمہ نہیں ہوتا جو ہمیں جنرل مشرف کا ساتھ دینے کا طعنہ دیتے ہیں۔ انہوں نے خود جنرل ضیاء کی گود میں پرورش پائی، ٹی وی چینلز پر مختلف مذاکرے ہوتے ہیں لیکن کوئی اس بات کو نہیں اٹھاتا کہ فیوڈل ازم کو ختم ہونا چاہئے، اگر پرویز مشرف کا موخذاہ ہوا تو ان تمام سابق جرنیلوں اور دیگر لوگوں کو بھی پھانسی دی جائے جنہوں نے جنرل ایوب، جنرل یحییٰ، جنرل ضیاء کا ساتھ دیا''۔

قارئین!

ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ ان میں کیا غلط ہے؟ جنہیں ساٹھ سال میں وڈیروں سرداروں اور ملکوں کے نجی عقوبت خانے دکھائی نہیں دیئے..... جو صدیوں پر محیط بھتہ خوری میں حصہ داری سے لطف اندوز ہو رہے ہیں ان کے وارے میں ہی نہیں کہ کوئی ایسی قوت ہر جگہ پہنچ اور پنپ جائے جو صرف محروم و متوسط طبقات کی حکمرانی پر یقین رکھتی ہو اور مسلسل اس پر عمل بھی کر رہی ہو۔ یہ نہیں کہ کروڑوں اربوں میں ٹکٹیں بیچ دیں۔

بہت کڑا وقت ہے

اس موخذاہ پر غور کرو جس کا بلیو پرنٹ سمندر پار تیار ہو چکا ہے..... اپنے اس اجتماعی محاصرے کا سوچو جو شروع ہو چکا ہے۔

منقسم..... مزید تقسیم ہونے سے بچو کہ تمہارا اصل دشمن بہت منظم ہے اور اس کے عزائم ہولناک ہیں۔

پرانے زمانوں میں ڈاکو گاؤں پر حملہ آور ہوتے تو پورا گاؤں اپنے دیرینہ دشمنیاں پس پشت ڈال کر شانہ بشانہ ڈٹ جاتا..... کیا ہم ان سے بھی گئے گزرے ہیں کہ اپنا آشیانہ طوفان کی لپیٹ میں دیکھ کر بھی اپنے ہذیان اور ہیجان سے باز نہیں آ رہے!